سرکارِ کائنات کی شان دیکھنی ہے تو رسالہ عظمتِ مصطفیٰ ضرور دیکھیں از مظہر مفتی محمد امین الالبوری

تقریباً ۷۲ صفحات

۷۸۶
۹۲

یا اللہ جل جلالہٗ

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

زیر ظلِ عاطفت فقیہ اعظم حضرت مولانا ابوالخیر مفتی محمد نور اللہ صاحب النعیمی بانی و مہتمم دار العلوم

وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

• سلسلۂ تبلیغ نمبر ۱۳ •

میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

• مرتبہ •

فقیر ابوالضیاء
محمد باقر ضیاء النوری بصیر پوری

از تبرکات سید المفسرین والمحدثین حضرت مولانا ابو محمد سید دیدار علی شاہ صاحب الوری قدس سرہٗ

خوشبو یہ پیاری پیاری کس گل کی آ رہی ہے
باد صبا یہ مژدہ کس کو سنا رہی ہے

ہر بہار یک شو چھڑکاؤ کر رہا ہے
باد بہار کس کی محفل سجا رہی ہے

کس گل کی ہے سواری، کس کی ہے انتظاری
یہ دھوم جس کی قدرت باہم مچا رہی ہے

ان کی خوشی سے عالم پھولا نہیں سماتا
ہر ایک دل میں اپنی الفت جما رہی ہے

دل تھرتھرا رہے ہیں شاہانِ نامور کے
سلطانِ دیں کی ہیبت عالم پہ چھا رہی ہے

...ل دلوں کے دل سے لے بتیاں اگر کی
محبوب کی خوشی میں رحمت جلا رہی ہے

...ر جا ترانہ سنجی صلِّ علی النبی کی
نام محمدی کا ڈنکا بجا رہی ہے

دربار احمدی میں عشاق کی زباں سے
صلِّ علی الن...

اللہ رے تمہاری صورت وہ پیاری پیاری
آنکھوں میں عاش...

وقت حضوری شاہِ دیدار آ گیا...

خوشبو انہوں کی سب کو یکدم الٹا رہی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ارشادِ باری ـــــ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ـــــ ترجمہ: محمد اللہ کے خاص رسول ہیں۔

حضور کا اسمِ پاک مُحَمَّد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

آپ کے اس نام پاک میں کئی طرح سے مبالغہ ہے ۱۔ ایک حامد ہیں یعنی حضور کے حامدین یعنی صفت و ثنا کرنے والے بے شمار ہیں ۲۔ دوسرا مبالغہ کیفیتِ حمد میں یعنی حضور کی تعریفیں آپ کی وصفیں اور نعتیں نہایت ہی عظمت والی ہیں ۳۔ تیسرا مبالغہ مقدار اور تعدادِ حمد میں۔ یعنی آپ کی نعتوں کی اور وصفوں کی کوئی انتہا نہیں، گنتی اور شمار سے باہر ہیں۔ اور بنظرِ ایمان و انصاف دیکھنے والے کو محبوبِ پاک صاحبِ لولاک یقیناً فوق الادراک ہی معلوم ہوتے ہیں۔ چنانچہ تفسیر بغوی اور تفسیر مظہری میں بحوالہ البغوی فرماتے ہیں: هُوَ الْمُسْتَغْرِقُ لِجَمِيْعِ الْمَحَامِدِ یعنی محمد وہی ہو سکتا ہے جو تمام خوبیوں کو احاطہ کیے ہوئے ہو۔ اسی وجہ سے مظہری میں مَنْ حُمِدَ مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ کے بعد فرماتے ہیں قُلْتُ اِلٰى مَا لَا نِهَايَةَ لَهٗ یعنی محمد وہی ہے جس کی یکے بعد دیگرے اتنی بار حمد و ثنا کی گئی ہو جس کی کوئی نہایت ہی نہ ہو ـــــ عقیدتمند اظہارِ عقیدت و حقیقت یوں کرتے ہیں:

وَاَحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَيْنِیْ ؎ وَاَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَآءُ

اے محبوب آپ سے زیادہ حسن والا کسی آنکھ نے نہ دیکھا ۔ اور آپ سے زیادہ خوبصورت تمام عورتوں میں سے کسی بھی عورت نے نہ جنا

خُلِقْتَ مُبَرَّاً مِّنْ كُلِّ عَيْبٍ ؎ كَاَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَآءُ (حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

آپ تو ہر ایک عیب سے پاکیزہ پیدا فرمائے گئے ہیں ۔ گویا آپ کو آپ کی مرضی کے مطابق ہی پیدا فرمایا گیا۔

ورفعنا لک ذکرک کا ہے سایہ تجھ پر ؎ بول بالا ہے تیرا ذکر ہے اونچا تیرا } (اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

تیرے تو وصف عیبِ تناہی سے ہیں بری ؎ حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے

کہاں طاقت بشر کو جو مدیحِ مصطفیٰ ٹھہرے ؎ مدیحِ ذاتِ پاکِ احمدی جب خود خدا ٹھہرے } (مولانا دیدار علی شاہ صاحب قدس سرہٗ)

... ٹھہرے ؎ حسینوں میں حسیں ایسے کہ محبوب خدا ٹھہرے

مشکل جو سر پہ آ پڑی آقا تیرے ہی نام سے ٹلی
کیونکہ مشکل کشا ہے تیرا نام تجھ پہ درود اور سلام

اسمِ محمد کی جامعیت

... نے جب حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پاک کا واسطہ دے کر بارگاہِ الٰہی میں معافی چاہی تو ... محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا حال کس طرح ہوئی، حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کی اے خالق ارض و سما

جب تو نے مجھے اپنے ہاتھ سے بنایا اور روح ڈالی، میں نے اپنا سر اٹھایا، تو عرشِ عظیم کے پاؤں پر لا اِلٰہ اِلّا اللّٰہ مح
لکھا دیکھا۔ اس سے یقین جانا کہ تو نے جس کا نام اپنے نام کے ساتھ ملایا ہوا ہے وہ تجھے تمام مخلوقات سے زیادہ محبوب اور
تب اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سچ کہا ہے تو نے اے آدم اور اگر محمدؐ نہ ہوتے تو تجھے پیدا ہی نہ کیا ہوتا۔

(حدیث نمبر ۲) حضرت آدم علیہ السلام نے حضرت شیث علیہ السلام کو فرمایا: اے میرے لڑکے جب تو کسی وقت بھی اللہ کا ذکر
کرے تو ساتھ ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پاک کا ذکر بھی کرنا اس لیے کہ میں نے ان کا نام پاک عرشِ پاک کے پائے پر اس وقت لکھا دیکھا
تھا جس وقت میں روح اور کیچڑ کے مابین ہی تھا۔ اس کے بعد میں نے تمام آسمانوں کی سیر کی۔ تو میں نے کسی آسمان میں کوئی جگہ نہیں
دیکھی مگر اس میں اسمِ محمد لکھا تھا۔ اور میرے رب نے مجھے جنت میں ٹھہرایا تو وہاں کوئی محل کوئی مکان کوئی بالاخانہ نہ دیکھا مگر اس
پر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکھا دیکھا اور اللہ کی قسم حورِ عین کی چھاتیوں پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم لکھا دیکھا اور جنت کے تمام محلات کی
تمام بہتوں پر اور درختِ طوبیٰ کے برگ برگ پر اور سدرۃ المنتہیٰ کے پتہ پتہ پر اور ہر پردے کی ہر چار طرفوں پر اور تمام فرشتوں
کے عین وسط میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم مکتوب دیکھا، تو اے فرزند اس کا ذکر کثرت سے کیا کرنا۔ کیونکہ تمام فرشتے ہر ساعت
اس کا ذکر کرتے رہتے ہیں۔ قرآن اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِی

(حدیث نمبر ۳) حضور سرورِ کون و مکاں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: معراج کی رات میں عرش پر مکتوب دیکھا ا
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَبُوْبَکْرِ نِ الصِّدِّیْقُ عُمَرُ الْفَارُوْقُ عُثْمَانُ ذُوالنُّوْرَیْن
میں ہے اَیَّدْتُہٗ بِعَلِیٍّ یعنی علی کے ساتھ میں نے اس رسول کو تائید دی۔ ایک روایت میں محمد رسول اللہ کے
اَبُوْبَکْرِ نِ الصِّدِّیْقُ خَلِیْفَتِیْ یعنی ابوبکر صدیق میرے خلیفہ ہیں۔

(حدیث نمبر ۴) سرورِ مدینہ سرورِ سینہ سیدِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: معراج کی رات میں نے ایک
دیکھا اس میں سفید نور سے مکتوب تھا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَبُوْبَکْرِ نِ الصِّدِّیْقُ عُمَرُ الْف

(حدیث نمبر ۵) جنت کے دروازہ پر کلمۂ طیبہ مکتوب ہے۔

(حدیث نمبر ۶) جنت میں کسی درخت کا کوئی پتہ نہیں مگر اس پر کلمۂ طیبہ مکتوب ہے۔

(حدیث نمبر ۷) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی ہوئی خداوند تعالیٰ نے فرمایا اے عیسیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان
امت کو حکم کر دے کہ جو اُن کا زمانہ پائیں گے اس کے ساتھ ایمان لائیں۔ کیونکہ اگر محمد صلی اللہ
ہی جنت و دوزخ کو اور اللہ کی قسم میں نے عرش کو پانی پر پیدا کیا تو وہ کانپتا تھر تھراتا
لکھا تو فوراً ٹھہر گیا اور اس کا زلزلہ جاتا رہا۔

(حدیث نمبر ۸) حضرت آدم علیہ السلام کے کتفین کے درمیان مکتوب تھا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ

اس حدیث کے متعلق دیکھئے موضوع قرآن کریم ۲ نقطہ طوبیٰ ص ۲۰۲ مرحاتم ۲ دیکھو تمام مزید تو در عرو علام

حدیث نمبر ۹) حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگشتری کا نگینہ آسمان سے نازل ہوا تھا۔ اُس میں نقش تھا:

أَنَا اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ عَبْدِیْ وَرَسُوْلِیْ یعنی میں اللہ ہوں۔ کوئی معبود بحق نہیں مگر میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرا خاص عبد اور خاص رسول ہے۔ ایک روایت میں ہے۔ کہ حضرت سلیمان کی انگشتری کے نگینہ کا نقش تھا:

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

اس حدیث کے متعلق علامہ حلبی نے فرمایا

اس کے متعلق امام سیوطی نے فرمایا ہے ... حسن ترجمہ۔ اور اس کی سند بہت اچھی ہے

اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی برکتیں

أَصَحُّهَا وَأَقْرَبُهَا لِلصِّحَّةِ سیرت حلبیہ ص ۹۵ جلد ۱

حدیث نمبر ۱) رسول اکرم نے فرمایا جس کا لڑکا پیدا ہو اور وہ میری محبت اور میرے نام پاک سے تبرک کے لیے اس کا نام محمد رکھے وہ اور اس کا لڑکا دونوں بہشت میں جائیں گے **بحوالہ زرقانی علی المواہب ص ۳۰۱ جلد ۵ سیرت حلبیہ ص ۷۹ جلد ۱**

حدیث نمبر ۲) روز قیامت دو شخص اللہ کے حضور کھڑے کئے جائیں گے۔ حکم ہوگا انہیں جنت میں لے جاؤ، عرض کریں گے الٰہی ہم کس عمل پر جنت کے قابل ہوئے ہم نے تو کوئی کام جنت کا نہ کیا، رب عز و جل فرمائیگا

اسی حدیث کا حوالہ دلائل النبوۃ

اُدْخُلَا الْجَنَّةَ فَاِنِّیْ اٰلَیْتُ عَلٰی نَفْسِیْ اَنْ لَّا یَدْخُلَ النَّارَ مَنِ اسْمُهٗ اَحْمَدُ وَمُحَمَّدٌ

جنت میں جاؤ کیونکہ میں نے حلف (قسم) اٹھایا ہوا ہے۔ کہ جس کا نام احمد یا محمد ہے وہ دوزخ میں نہ جائے گا یعنی جبکہ مومن ہو اور مومن قرآن کریم اور حدیث شریف اور صحابہ کرام کے عرف میں سُنی صحیح العقیدہ کو کہتے ہیں۔

حدیث نمبر ۳) نبی کریم رؤف رحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ارشاد فرماتے ہیں رب عز و جل نے مجھ سے فرمایا مجھے اپنے عزت و جلال کی قسم جس کا نام تمہارے نام پر ہوگا اسے دوزخ کا عذاب نہ دوں گا۔ **وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لَا عَذَّبْتُ اَحَدًا تَسَمّٰی بِاِسْمِكَ فِی النَّارِ**

حدیث نمبر ۴) جس دستر خوان پر لوگ بیٹھ کر کھانا کھائیں اور ان میں کوئی محمد کے نام والا ہو وہ لوگ ہر روز دوبار مقدس کئے جاتے ہیں۔ حاصل یہ کہ جس گھر میں ان پاک ناموں کا کوئی شخص ہو ان میں دوبار اُس گھر میں رحمت الٰہی کا نزول ہوتا ہے۔

حدیث نمبر ۵) ارشاد ہوا کہ تم میں کسی کا کیا نقصان ہے اگر اُس کے گھر میں ایک محمد یا دو محمد یا تین محمد ہوں (فائدہ) نام کے حفظ ادب اور باہم تمیز کے لئے عرف جدا جدا مقرر کر لیے جائیں۔ چنانچہ بفضلہ تعالیٰ ہمارے اکثر اعزہ و اقارب کے نام ہی محمد اور باہمی امتیاز کے لئے کسی محمد کا عرف امتیازی انداز ہے کسی کا ظہور احمد اور کسی محمد کو احمل کہتے ہیں کسی کو احسن کہتے ہیں

حدیث ۶ سیدنا امام مالک رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا مَا كَانَ فِیْ اَهْلِ بَیْتٍ اِسْمُ مُحَمَّدٍ اِلَّا كَثُرَتْ بَرَكَتُهٗ زرقانی علی المواہب ص ۳۰۲ جلد ۵

وَمَا نَاهُمْ

محمد نام والے کا ادب

نام محمد رکھو تو اُس کی عزت کرو اور مجلس میں اُس کے لئے جگہ کشادہ کرو اور اُسے برائی کی دعا نہ کرو (حدیث) جب لڑکے کا نام محمد رکھو اُسے نہ مارو اور نہ محروم رکھو

آحا پڑے نام دے اکرم دب دکھیاں تنفاد الا نے - تر نام لیاں کُھلی جاندیاں بلاواں نی

لی الدیاں ...

محمد نام رکھنے کی خاص برکت اور اُس کا عمل

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے استاد امام عطا تابعی جلیل الشان سے روایت ہے کہ جو چاہے کہ اُس
لڑکا نرینہ پیدا ہو، اسے چاہیئے کہ اپنا ہاتھ عورت کے پیٹ پر رکھ کر کہے اِنْ کَانَ ذَکَرًا فَقَدْ سَمَّیْتُہٗ مُحَمَّدًا
یہ حمل لڑکا ہے تو میں نے اس کا نام محمد رکھا تو انشاء اللہ العزیز لڑکا ہی ہوگا مَنْ اَرَادَ اَنْ یَّکُوْنَ حَمْلُ زَوْجَ
یَدَہٗ عَلٰی بَطْنِہَا وَلْیَقُلْ اِنْ کَانَ ذَکَرًا فَقَدْ سَمَّیْتُہٗ مُحَمَّدًا

سیرت حلبیہ

حضور کے اسم پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم اور انگوٹھے چومنا

حضور پُر نور سید دو عالم محبوب خدا محمد مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کا نام پاک اذان میں سنتے وقت انگوٹھے اور شہادت کی انگ
کر آنکھوں سے لگانا یقیناً جائز ہے بلکہ باعث برکات و خیرات دارین ہے چنانچہ ہم اس مقام پر چند حدیثیں ذکر کرتے ہیں تاکہ ایمان تازہ
زیادہ ہو۔ (حدیث نمبر ۱) سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نے مؤذن کو اشہد ان محمدا رسو
کہتے سنا تو یہ دعا پڑھی اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَبِیًّا اور دونوں شہادت کی انگلیوں کے پورے اندر کی طرف سے چوم کر آنکھوں سے لگائے اس پر حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ایسا کرے جیسا میرے اس پیارے نے کیا اس کے لیے میری شفاعت حلال ہو جائے۔
(حدیث نمبر ۲) حضرت سیدنا خضر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص مؤذن سے اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ سُ
کہے مَرْحَبًا بِحَبِیْبِیْ وَقُرَّۃِ عَیْنِیْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یعنی مرحبا میرے حبیب اور میری آنکھ
کی ٹھنڈک محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر دونوں انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر رکھے اس کی آنکھیں کبھی نہ دُکھیں۔ ایسے ہی حض
امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جو شخص انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر رکھے نہ اندھا ہو نہ آنکھیں دُکھیں۔
(حدیث نمبر ۳) جو شخص مؤذن سے کلمہ شہادت سن کر انگوٹھوں کے ناخن چومے اور آنکھوں سے ملے اور یہ دعا پڑھے
اَللّٰہُمَّ احْفَظْ حَدَقَتَیَّ وَنَوِّرْہُمَا بِبَرَکَۃِ حَدَقَتَیْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وہ
اندھا نہ ہو (منیر العینین باختصار) علاوہ ازیں بہت سے اقوال و آثار بقصد اختصار ترک کر دیئے ہیں۔ کہ طالب حق
اتنا ہی کافی ہے اور دوسروں کے لیے دفتر بھی کافی نہیں (فائدہ) یہ حدیثیں نہ غلط ہیں نہ موضوع اور نہ ہی بناوٹی ہیں۔
جو صاحب غلط یا موضوع بتائے وہ ثبوت لائے (فائدہ) جو شخص انگوٹھے چومنے سے

ولادت باسعادت

نہایت ہی اختصار سے معروض ——
—— مروی ہے کہ جب

م اطہر میں تشریف لائے۔ تو اس رات قریش کے جتنے جانور تھے سب انسانوں کی طرح بول کر کہنے لگے کہ آج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
والدہ طیبہ طاہرہ کے شکم اقدس میں تشریف لے آئے (سبحان اللہ آپ کے صدقہ میں جانوروں کو کیسا عجیب انکشاف ہوا) اور کہنے لگے قسم ہے
کے رب کی وہ پناہ ہے تمام دنیا کے لئے اور سورج ہے تمام دنیا والوں کے واسطے اور اس رات تمام عرب کے کاہنوں اور ان کے شیطانوں
درمیان پردہ ڈال دیا گیا اور تمام کاہن اپنا علم کہانت کھو بیٹھے اور دنیا بھر کے شہنشاہوں کے تخت اوندھے کر دیئے گئے اور تمام بادشاہ
س دن گونگے ہو گئے شام تک بول ہی نہ سکے (یہ ہیبت و عظمت تھی اس پیارے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی) اور مشرق والے وحشی جانور
رب والے وحشیوں کی طرف مبارکبادیاں اور خوشخبریاں لے چلے اور یوں ہی سمندر کے جانور ایک دوسرے کو بشارتیں دینے لگے پھر مہینہ
ینے پر لوپر نو ماہ تک زمین اور آسمان میں ندائیں اور اعلان ہوتے رہے جن کا حاصل مضمون یہ تھا کہ خوشیاں مناؤ اس لئے کہ قریب آگیا ہے
ہ وقت کہ ابو القاسم (محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم) مبارک اور برکتیں لیے ہوئے زمین پر تشریف لے آئیں۔ آپ کامل نو ماہ شکم پاک میں رہے
حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اس تمام مدت میں ان تمام عوارضات سے محفوظ رہی جو اس مدت میں عورتوں کو لاحق ہوا
کرتے ہیں۔ اور درد تک کی شکایت نہ کی حضرت عبد اللہ آپ کے تولد سے قبل ہی فوت ہو گئے۔ فرشتے کہنے لگے اے ہمارے معبود تیرا
نبی یتیم ہو گیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں اس کا ولی اور نگہبان اور مددگار ہوں۔ اور اے فرشتو! تبرک حاصل کرو اس کے میلاد دکھیا
کیونکہ میلاد اس کا بڑی برکتوں والا ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم فرمایا کہ آسمانوں اور بہشتوں کے تمام دروازے کھول دو۔ اور
تمام فرشتوں کو حاضری کا حکم دیا (بوقت تولد مکہ معظمہ میں) پس اترے تمام فرشتے ایک دوسرے کو خوشخبریاں دیتے ہوئے
شیطان کو پکڑ کر ستر زنجیروں میں جکڑ کر سبز سمندر کی سخت گہرائی میں منہ کے بل پھینک دیا گیا۔ دوسرے شیطانوں کو بھی طوق ڈال دیئے
فائدہ :- ظاہر ہے کہ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیدائش سے پہلے ہی تمام شیطانوں کو گرفتار کر لیا گیا تو یقیناً آپ سید دو عالم
صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ شیطان سے محفوظ رہے اور اس دن سورج کو نہایت روشن چادر پہنا دی گئی اور اس کے سر پر ستر ہزار حوریں ہوا میں
کھڑی کر دی گئیں اور حوریں اور تمام فرشتے وغیرہم سب ولادت باسعادت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کر رہے تھے اور آپ کے احترام میں
اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ اس سال تمام حاملہ عورتیں لڑکے ہی جنیں اور کوئی درخت بے پھل نہ رہے اور تمام خوف امن کے ساتھ بدل جائیں حضرت
آمنہ فرماتی ہیں کہ ایک منادی نے ندا کی اے آمنہ بے شک تیرے بطن میں خیر العالمین (تمام جہانوں سے بہتر) ہے تو جس وقت وہ مولود کریم
ہو تو اس کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم رکھنا۔ جب آثار شروع ہوئے ایک پیالہ شربت کا پایا جس کو سیر ہو کر پیا، میں نے دیکھا کہ عورتیں
جھنڈیاں میرے گرد کھڑی ہیں میں حیران ہو گئی اتنے میں ایک نے کہا میں آسیہ فرعون کی عورت ہوں، دوسری نے کہا میں مریم بنت عمران ہوں
خدمت کے لئے آئی ہیں۔ اس رات فارس کا آتشکدہ سرد ہو گیا۔ نوشیرواں کے محل کے چودہ کنگرے گر
تعالیٰ نے میری آنکھوں کے سامنے سے تمام پردے اٹھا لیے اور میں نے اس وقت زمین کی تمام مشرقوں
ے کبھی لگے ہوئے دیکھے ایک مشرق میں ایک مغرب میں اور ایک کعبہ شریف کی چھت پر۔ پس آپ کی
میں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پس جب پیدا ہوئے تو دیکھا کہ آپ سجدہ میں ہیں اور شہادت
کی طرف اٹھا کر گویا بڑی عاجزی اور زاری کر رہے ہیں۔ اچانک دیکھا کہ آپ کے ہاتھ میں سبز ریشم ہے

...سی کہنے والے کو یہ کہتے سُنا کہ واہ! واہ قبضہ کر لیا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام دنیا پر اور تمام مخلوق اُس کے قبضہ میں داخل ہو گئی اور ...م دُنیا نُور سے بھرپور ہو گئی۔ فرشتے ایک دوسرے کو مبارکبادیں اور بشارتیں دینے لگے اور تیسرے آسمان میں دو دو بلند ستونوں (ایک ...زبرجد کا اور ایک یاقوت کا) نصب کیے گئے اور ان کی روشنی سے تمام آسمان منور ہو گئے۔ معراج کی رات وہ ستون حضورِ پرنور ...صلی اللہ علیہ وسلم نے ملاحظہ فرمائے۔ اور آپ سے عرض کیا گیا کہ یہ ستون آپ کی ولادت کے وقت اظہارِ خوشی اور فرحت کے لئے ...بطور یادگار) نصب کیے گئے تھے۔ اور اس رات اللہ تعالیٰ نے نہر کوثر کے کنارے پر کستوری خالص کے ستر ہزار درخت پیدا ...فرمائے۔ اور ان کا پھل اہلِ جنت کے لئے بخور (خوشبودار دھونی اگربتی کی مانند) بنایا گیا۔ تمام بُت اوندھے گر گئے لات اور عزیٰ ...(کفار کے دو بڑے بُت) اپنی جگہ چھوڑ کر بے ساختہ پکارنے لگے۔ امین آگیا، صدیق آگیا، تین دن رات تک کعبہ جھومتا رہا۔ اور ...سے کئی دن تک یہ آواز آتی رہی۔ کہ اب میرا نور واپس کیا جائیگا۔ اب میری زیارت کرنے والے آیا کریں گے۔ اب مجھے جاہلیت ...کی نجاستوں سے پاک کیا جائیگا۔ اے عزیٰ تجھے ہلاکت۔ نیز مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم ناف بریدہ ختنہ کیے ...ہوئے تھے۔ اور ان تمام نقائص سے جو بوقت ولادت عموماً پائے جاتے ہیں۔ بالکل صاف پیدا ہوئے۔ یہاں تک کہ مسِ شیطان ...سے (جس کی وجہ سے عموماً بچے رویا کرتے ہیں) بھی محفوظ رہے۔ جیسا کہ حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے اور تمام زمین نور سے بھرپور ہو گئی۔ شیطان نے اپنے لشکریوں سے کہا کہ ایک ایسا لڑکا پیدا ہوا ہے جو ہمارے کام کو بگاڑ دے گا۔ لشکریوں نے کہا کیا ہی اچھا ہو اگر تو اس کا عقل ہی بگاڑ دے۔ پس جب اس غرض سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے قریب ہوا (غالباً یہ شیطان کے رہا ہونے کے بعد کی بات ہے) تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اپنے پاؤں سے اس شیطان نامراد کو ایک ایسی ٹھوکر لگائی کہ مکہ معظمہ سے اُڑ کر عدن میں جا پڑا۔ تو واضح ولائح ہو گیا کہ حدیث مَا مِنْ مَّوْلُوْدٍ یُوْلَدُ اِلَّا مَسَّهُ الشَّيْطَانُ الخ کے حصر سے حضور پرنور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم عقلاً و نقلاً مستثنیٰ ہیں۔ اور یہ حصر یقیناً اضافی ہے۔ حقیقی نہیں۔ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ علیہ ...کے اوصاف و کمالات کی انتہا نہیں تمام اسباب و آلات ختم ہو سکتے ہیں۔ مگر آپ کے فضائل و خصائلِ طیبہ و طاہرہ ...تمام نہیں ہو سکتے۔

(ماخوذ از خصائص کبریٰ و ماثبت بالسنۃ و دیگر کتب حدیث)

نعت شریف در ذکرِ میلاد

(از فیضِ قلم نقیبہ اعظم حضرت مولانا ابو الخیر محمد نور اللہ صاحب مدظلہ العالی بصیر پور...

میرے بیلی کر میلاد ؎ پاویں گا توں کل مُراد

اول سارا حمد خدا نوں ، کیتا جس نے عام عطا نوں ، پھیر درود نامحدود...

پھیر اصحاباں تابعین ، منن والے سارے دین ، اس تھیں پچھے سُن اِک گل ،

میرے بھائی کر میلاد
پاویں گا توں کل مُراد ،

کعبے دے وچ سُنی ندا ، دا دے پاک حبیب خدا ، اس دن تائیں عید بناؤ ، خوشیاں ہر ہر سال مناؤ

درحقیقت ایہا عید ، جو ہے دی ہوئی دید ، دو دیاں عیداں شاناں ہین ، اتے ایہو وڈھ بینا

میرے جانی کر میلاد ، ہو جا دوزخ تھیں آزاد

ابولہب جو کافر بھیڑ ، جہندے ظاہر باہر پھیڑ ، دتی ہے قرآن گواہی ، اوہ ہے ناری وچ تباہی

جتھا نبی دا جُسن ہو شاد ، کیتی تو بیہ آزاد ، اسدا گھٹے سوار عذاب ، پانی ہوندا کچھ عطا

یہ دربار میں یہ میاں دیوبنوں کا کیا کیا میرے جانی کر میلاد ، تے منہ منگی لے مُراد (غزالی دوراں) عزیزو ابن در مصطفائی پہ جا یا کرو

تے جے مومن خالص یار ، جو ہتھ جھلو سو کرے نثار ، حسن رسول محبت نال ، خوشی نال خوشی ہر سال

سُنی شیخ تاں ایہہ فرماون ، اسدا بدلہ جنت پاون ، ابن جری تاں قلم اٹھاون ، جنت ہی ہے بس جزا

میرے بیلی کر میلاد ، وچ بہشتاں ہو آباد

حقی کیتی ہے تحقیق ، جو دُنیا دا ہے طریق ، ماہ میلاد اندر کر دے ، صدقے صدقہ ہوندے بہردے

خوشیاں نال پکاون کھانے ، نیکی ڈاڈھی کرن سیانے ، نالے پڑھدے نی مولود ، کردا سارے فضل خدا

آبیلی آ کر میلاد ، فضلوں ہوویں گا تو شاد

نالے لکھدے ایں تجربہ ، جو میلاد مبارک کردا ، رہندا امنوں سارا سال ، نال خوشی دے تے خوشحال

نالے ہے خوشخبری یارا ، جو جا ہوویں گا پاویں سارا ، دُنیا دے وچ پایا پایا ، آخر دے دن دُون سوایا

میرے پیارے کر میلاد ، ہوویں قید غموں آزاد

بھاویں دیویں اک کھجور ، اللہ پالے اس ضرور ، پل پل ہووے جویں پہاڑ ، دوزخ اگوں بندی داڑ

ایہہ تاں صدقے عام دا حال ، تے ایتھے ہے اک ہور کمال ، جو آیا محبوب دا نال ، پالے گا اس بے انتہا

میرے بیلی کر میلاد ، ہو جا وچ بہشتیں شاد

دفتر نیکاں دے وچ یار ، ہو جائیں گا توں شمار ، اڈا نہ رہسی کوئی کم ، رحمت وسے گی چھم چھم

ہو جائیں محبوب پیارا ، خاص حبیب خدا دا یارا ، نور اللہ دا ایہو چارا ، اتے ایہو التجا

کر کے چارہ کر میلاد ۔

حافظ ہو جا جنت وچ آباد ۔

بصیر پور میں صاحبزادہ فیض الحسن صاحب کی آمد

[illegible]رخہ ۱۴ ربیع الاول ۱۳۷۸ھ مطابق ۱۸ ستمبر جمعرات کو بعد از نماز عشاء زیر اہتمام انجمن حزب الرحمن [illegible] علیہ وسلم ایک مرکزی عظیم الشان اجلاس منعقد ہو رہا ہے جس میں [illegible] صاحت و بلاغت حضرت صاحبزادہ سید فیض الحسن صاحب بی اے صدر مغربی جمعیت العلمائے [illegible] رالے انداز سے خطاب فرمائیں گے شائقین بر وقت تشریف لا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

[illegible] دگا۔ ۲۔ انجمن ہذا کے نائب سیکرٹری مولوی حافظ فیض الرحمن صاحب اور مولوی عبد الخالق صاحب ہیں مولوی محمد صدیق صاحب

[illegible] پتہ :- دفتر انجمن حزب الرحمن شعبۂ تبلیغ دار العلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور ضلع منٹگمری۔

[illegible]س گلچتر بازار قصور)

(رشید احمد کاتب قصور)

یا اللہ جل جلالہٗ — یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

زیرِ ظلِ عاطفت فقیہہِ اعظم حضرت مولٰینا ابوالخیر مفتی **محمد نور اللہ** صاحب النعیمی بانی و مہتمم دارالعلوم ہذا

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

• سلسلہ تبلیغ نمبر •

صِفَاتُ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم

• مرتبہ •
فقیر ابوالضیاء محمد باقر ضیاء النوری البصیر پوری

— از شکستہ قلم ابوالضیاء محمد باقر ضیاء النوری القادری —

سلام

۱۔ مصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

۲۔ جس کے پرتو سے یوسف صبیح ہو گیا
اس ملیح پہ ملاحت پہ لاکھوں سلام

۳۔ جس کے جلووں سے جانانِ عالم بنے
اس کی آمد کی فرحت پہ لاکھوں سلام

۴۔ جس کی آمد کے اعلان ہوتے رہے
اس سراپا کرامت پہ لاکھوں سلام

۵۔ جس کی جائے قدم پہ یہ کعبہ جھکے!
اس کی مقبول دعوت پہ لاکھوں سلام

۶۔ جس میں سارا جہاں بقعۂ نور تھا
اس پرانوار ساعت پہ لاکھوں سلام

۷۔ ظاہر ہوتے ہی سربسجود ہو گئے!!!!!!
ایسے غمخوارِ امت پہ لاکھوں سلام

۸۔ ایک مٹھی میں سارا جہاں لے لیا
حیطۂ دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام

۹۔ قصرِ کسریٰ کے کنگرے وہاں گر گئے
اسقدر رعب و ہیبت پہ لاکھوں سلام

۱۰۔ سرورانِ جہاں بے زباں ہو گئے
رعب و غلبۂ جلالت پہ لاکھوں سلام

پیچھے پیچھے رضا کے کہو ہاں ضیا — مصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

ایک روپیہ ۲ آنے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

ارشادِ باری — مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ — (ترجمہ) محمد اللہ کے خاص رسول ہیں۔

اس رسالہ میں حضور سرورِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسمائے علیہ و جلیلہ اور صفاتِ سینہ وبہیہ کا بیان ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ یاد رہے کہ آپکے اسمائے منیفہ و شریفہ بے شمار اور بے حساب ہیں روایات میں پانچ بھی وارد ہیں سات بھی اور اس سے زائد یہاں تک کہ دلائل الخیرات شریف میں دو سو ایک (۲۰۱) ذکر فرمائے علامہ محمد فارسی علیہ الرحمۃ نے شرح میں بکثرت اور مستزاد فرمائے۔ ابن عربی علیہ الرحمۃ نے بعض صوفیائے کرام سے حکایت فرمایا ہے کہ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے اسمائے مبارک ہزار ہیں بلکہ ابن فارس علیہ رحمۃ ان سے حکایت کرتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسمائے گرامی دو ہزار بیس (۲۰۲۰) ہیں۔ بہرحال احاطہ محال ہے اور کما حقہ بیانِ مدح کی کیا مجال ہے۔ صرف اپنے مسلمان بھائیوں کی بھلائی کا اور اپنی نجات کے ذریعہ بنانے کا خیال ہے۔ بارگاہ خداوندی میں سوال ہے کہ ہدایت عطا فرمائے ہر اسکو جو مضل ہے یا ضال یا بدحال ہے اور زیادہ دے اس کو جو صاحبِ کمال ہے۔ آمین

یا رب العٰلمین بحرمت نبیک

صاحب الجمال والنوال صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

فائدہ (۱) اعلیحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی ایک تقریر میں بسم اللہ شریف کے لطائف و دقائق بیان فرماتے ہوئے فرمایا کہ بسم اللہ میں اسم اللہ محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ فقیر غفرلہ القدیر

اسی نکتہ کے چند اقوال [illegible] ات سے تبرکاً رسالہ کی ابتدا کرتا ہے۔ وما توفیقی الا باللہ بوساطت حبیب اللہ جل جلالہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

میری ابتدائے نگارش یہی ہے — تیرے نام سے ابتدا کر رہا ہوں!!

ظاہر میں یوں معلوم ہوتا ہے کہ ابتدا اسم جلالت (اللّٰہ) سے ہونی چاہیئے تھی یعنی اللّٰہ الرحمٰن الرحیم۔ مگر ابتدا یوں فرمائی گئی بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم۔ وہ جو اول حقیقی اللّٰہ کا علم ذات ہے۔ اس سے پہلے لفظ اسم لایا گیا اور اس پر حرف (ب) داخل فرمایا گیا گویا اس طرف اشارہ ہے کہ اللّٰہ اپنی ذات میں بے نہایت بے نہایت ظہور سے بھی غایت بطون میں ہے۔ بندوں کو اس تک وصل محال کسی کی عقل کسی کا وہم کسی کا گمان کسی کا خیال اس تک نہیں پہنچتا۔ اور وہ ذات پاک منزہ ہے اس سے کہ اس تک تفکر و تصور کا وصل ہو سکے تو ایسی مخفی اور باطن شئے تک وصول کیلئے علامت درکار ہے اور اسم کہتے ہیں علامت کو جو دلالت کرے ذات پر۔ ہاں ذات پاک ہے کہ اسے کسی چیز کی حاجت ہو۔ اگر اس کے معنی سمجھنے کیلئے تین چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایک ذات جس پر دلالت ہو۔ دوسرا غیر جس کیلئے دلالت ہو۔ تیسرا واسطہ۔ جو دلالت (ہدایت و رہنمائی) کرے اس غیر کو اس ذات کی طرف۔ تو وہ ذات الٰہی ہے وہ غیر جن و انس اور تمام عالم ہے اور اسم (علامت) کہ اللّٰہ پر دلالت کرنے والا ہے وہ محمد صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے۔ تو گویا ابتداء اسی نام پاک سے جب لولاک صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کی گئی۔ اس معنی سے وہی اسم اللّٰہ ہیں یعنی تمام مخلوقات کیلئے وصول الی الحق کا ذریعہ واسطہ ہیں۔ پھر اسم کا خاصہ ہے حرف جر کا داخل ہونا۔ جر کا معنی ہے جذب کرنا اور کھینچنا۔ اور یہ خاصہ ہے (حضور اقدس صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم کا) کہ سب کو جنت کی طرف کھینچتے ہیں۔ البتہ کوئی بلا مزاحمت کھینچ آتا ہے کوئی مزاحمت کرتا ہے کہ کھینچنے والا تو کھینچ رہا ہے مگر وہ کھنچنا نہیں چاہتا۔ ارشاد فرمایا وانا اخذ بحجزکم ھلم الی (ترجمہ: تم پروانوں کی طرح آگ پر گرے پڑتے ہو اور میں تمہاری کمربند پکڑے کھینچ رہا ہوں کہ ارے میری طرف آؤ۔ یہاں حرف جر میں سے (ب) لائی گئی۔ جس کا معنی ہے الصاق (ملانا) اور یہ خاص کام ہے سرکار والا تبار صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کہ خلق کو خالق سے ملاتے ہیں۔

گرنے کو ہوں روک لو غوطہ لگے ہاتھ دو — ایسوں پر ایسی عطا تم پہ کروڑوں درود

ع اوہ جھلے جھڑکیاں کھائیں بچارکے تے برسدا ہوں
میں کی دساں دنے راتیں پکڑ کے پیار تھیں لا ہوں
درِ خالق تے ہر اک نوں جھکاؤناں کم محمد دا

ہاں اسم مسند الیہ اور مسند ہوتا ہے، فعل صرف مسند اور حرف نہ مسند نہ مسند الیہ۔ جو بارگاہِ الٰہی سے بے تعلق رکھتے ہیں وہ حروف ہیں کہ ومنہم من یعبد اللہ علی حرف الآیہ کچھ لوگ وہ ہیں جو بوب جتے ہیں اللہ کو کنارے پر اور وہ جو خود ذاتِ الٰہی سے علاقہ رکھتے ہیں مگر بالذات ان سے دوسرے علاقہ نہیں رکھتے وہ تمام مومنین اور ہادین ہیں۔ وہ فعل ہیں وہ مسند نہ مسند الیہ بالذات۔ ہاں جیسے اسم کالعباس ہادیٔ ذریعہ کر مسند الیہ بن جایا کرتا ہے ایسے ہی تمام ہادین بوساطت فیضانِ اسم مسند الیہ ہیں نہ بالذات اور اسم جو بالذات مسند الیہ اور مسند ہوتا۔ وہ بیشک ذات کریم حضور اقدس سے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ ان کو بلا واسطہ مخلوق اپنے رب سے نسبت ہے تو مسند بالذات ہوئے اور ان سے تمام انبیاء و اولیاء کو نسبت تو آپ مسند الیہ بالذات ہوئے۔ پھر اسم کبھی خود مسند الیہ مبتدا ہوتا ہے۔ اور مسند اسکی خبر بھی اسم۔ گویا اپنی خبر خود بیان کرتا ہے۔ اور ایسے ہی ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی خبر اور شان خود بیان فرماتے ہیں۔ انما انا قاسم واللہ یعطی اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں۔ اور کبھی خبر فعل ہوتا ہے یعنی اسم کی خبر و شان فعل بیان کرتا ہے۔ اور یہی شان ہے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ سب علماء و اولیاء انبیاء و رسل آپکی شان بیان کرتے ہیں اور خبر دیتے ہیں قرآن و حدیث اس پر شاہد ہیں اعلیحضرت کیا خوب فرماتے ہیں:۔

ع تھے وسیلے سب نبی تم — اصل مقصود ہدیٰ ہو ؛ پاک کرنے کو وضو تھے — تم نماز جانفزا ہو
سب بشارت کی اذاں تھے — تم اذاں کا مدعا ہو ؛ قرب حق کی منزلیں تھے — تم سفر کا منتہیٰ ہو
سب تمہارے در کے رستے — ایک تم راہِ خدا ہو ؛ سب تمہارے آگے شافع — تم حضور کبریا ہو
سب کی ہے تم تک رسائی — بارگاہ تک تم رسا ہو ؛ سب تمہاری ہی خبر تھے — تم مؤخر مبتدا ہو

قبل ذکر اظہار کیا جب
رتبہ سابق آپ کا ہو

پھر کبھی اسم مسند الیہ فاعل ہوتا ہے اور مسند (فعل وغیرہ) کا اسکے ساتھ قیام ہوتا ہے یعنی اگر فاعل نہ ہوتا تو فعل کبھی نہ ہوتا۔ اور بات یوں ہی ہے کہ اگر اسم اللہ یعنی حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہ ہوتے تو کچھ نہ ہوتا۔ نہ ہوتا تو کچھ نہ ہوتا نہ تھے کچھ نہ تھا۔ نہ نبی نہ ولی نہ فرشتہ نہ رسول ع

یک چراغ است دریں خانہ کہ از پرتو آں ہر کجا می نگرم انجمنے ساختہ اند!

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو — جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

ہے انہیں کے دم قدم سے باغ عالم میں بہار — وہ نہ تھے عالم نہ تھا گر وہ نہ ہوں عالم نہیں

پھر یہاں بسم اللہ میں فعل کا ذکر نہیں کیا اور (ب) کو اسم کیساتھ متصل اور اس سے آگے لایا گیا کہ وہ یعنی فعل تو بارگاہِ الٰہی سے علاقہ رکھتے ہی ہیں کہ مسند ہیں۔ البتہ یہ حرف (ب) بے تعلق اور بحر عصیاں کے کنارہ پر دور افتادہ اور مکسور الحال سر جھکائے ہوئے ہے تو اسم اللہ محبوب مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسکو اپنے ساتھ ملا لیا گویا اپنی جھولی میں بٹھا لیا۔ اور دامن رحمت میں چھپا لیا کہ یہ بھی خاصہ ہے ہمارے حضور رحمۃ للعلمین صلی اللہ علیہ وسلم کا ؎

ہے اگر پاس اپنے شانہ ہو وہ اس کا کھنا — پھر دیا گندل رشیوں سے اکثر مہربانی ہے

چور حاکم سے چھپا کرتے ہیں یاں اسکے خلاف — تیرے دامن میں چھپے چور انوکھا تیرا

خود ارشاد فرمایا شَفَاعَتِیْ لِاَہْلِ الْکَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِیْ یعنی میری شفاعت سفارش [illegible] میری امت کے بڑے بڑے گناہگاروں اور سیاہ کاروں کیلئے ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

یہاں تک جو بیان ہوا ہے اس کا اول حصہ خاصکر اعلیحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک تقریر کے اکثر اقتباسات ہیں اور باقی فقیر غفرلہ القدیر کے اکتسابات ہیں۔

اَحْمَدُ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اسکو شرح مواہب میں زرقانی علیہ الرحمۃ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اسم مستقل قرار دیا ہے اور اس کا معنی ہے حامد یا محمود یا مبالغہ جیسے زید عدل اور درست کہ کما حقہ آپ ہی رب تبارک و تعالیٰ کے حامد ہیں۔ اور آپ کما حقہ رب تعالیٰ کے محمود ہیں اور اسی کا احمد بھی ہے ؎

محمد کا دم خاص بہر خدا ہے — سوائے محمد برائے خدا ۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمد برائے جناب الٰہی — جناب الٰہی برائے محمد ۔ صلی اللہ علیہ وسلم

والحمد للہ رب العلمین ۔ صلی اللہ علیہ وسلم

مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وسلم تفعیل مبالغہ فی کمیۃ الفعل اور مبالغہ فی کیفیۃ الفعل اور مبالغہ فی الفاعل کیلئے آتا ہے۔ تو محمد کا معنی ہے بکثرت اور بار بار اور اعلیٰ اعلیٰ نامتناہی تعریفیں کیا گیا یعنی آپکی تعریفیں بیشمار اور بے نہایت عظمت والی ہیں۔ اور آپکی تعریفیں کرنے والے بھی نامتناہی، عالی ہمت اور عالی منزلت ہیں کہ اولین و آخرین عامۃ المومنین، اولیائے کاملین، ملائکہ مقربین، انبیاء و مرسلین بلکہ خود رب العلمین کے ہاں ہر وقت ہر لحظہ ہر آن

حضور پاک صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی لگاتار تعریفیں ہوتی رہتی ہیں ؎

مدیحِ ذاتِ پاک احمدی جب خود خدا ٹھہرے ؛ کہاں طاقت بشر کو جو مدیحِ مصطفےٰ ٹھہرے

(لطیفہ ۱۴) چونکہ یہ اسم پاک بالذات بے انتہا تعریفوں کا جامع ہے لہٰذا اس پر نہ الؔ تعریفی آتا ہے نہ اضافت
یعنی ایسے معرفہ اور ظاہر ہیں کہ مستغنی عن التعریف ہیں ؎

ہر گل میں ہر شجر میں محمد کا نور ہے ! ؛ کیا شانِ احمدی کا چمن میں ظہور ہے
ہر کجا می بینی انجمنے ساختہ اند !! ؛ یک چراغ است دریں خانہ کہ از پرتو آں ؎

یا ایسے بطون (پردہ) میں کہ تعریف ہو ہی نہیں سکتی۔ صفات کا ظہور ہے اور ذات مستور ہے ؎

گر نبود پردۂ صفاتِ محمد ؛ خلق بسوزد ز نورِ ذاتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

یا یوں کہیے کہ غایتِ ظہور غایتِ بطون کا سبب ہے جیسے جتنی طاقت ہے اس کے مطابق پہچانا ؎

بقدر بینش خود ہر کسے کند ادراک ؛ ترا چنانکہ توئی ہر کسے کجا بیند

حق یہ ہے کہ حقیقت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے خدا کے سوا کوئی واقف نہیں۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو اس امت مرحومہ میں سب سے زیادہ حضور صلی اللہ تعالیٰ کے پہچاننے والے ہیں ان سے ارشاد فرمایا یا ابابکر لم یعرفنی حقیقۃً غیر ربی۔ (اے ابوبکر جیسا میں ہوں سوائے میرے رب کے کسی اور نے نہیں پہچانا!)

غریبہ: حضور اقدس سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حقیقت و ماہیت تمام حقائق و ماہیات سے ممتاز اور جدا ہے۔ امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں اِنَّ النَّفْسَ الْقُدْسِیَّۃَ النَّبَوِیَّۃَ مُخَالِفَۃٌ بِمَاهِیَّتِهَا سَائِرَ النُّفُوْسِ یعنی حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روحِ اقدس ماہیت کے لحاظ سے تمام ارواح سے جدا ہے۔ ایک اور مقام پر فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مقدسہ کمیت و کیفیت ہر دونوں کے لحاظ سے تمام ارواح سے ممتاز ہے۔ امام کبیر عارفِ شہیر قطبِ وقت سید ابو العباس تجانی علیہ رحمۃ فرماتے ہیں "موجود اول ہمارے حضور کی روح مقدسہ ہے اور تمام عالم کا وجود اس سے متفرع ہے۔ فھو الاصل صلی اللہ علیہ وسلم والکون کلہ فرع عنہ فلا یشک فی شرف الاصل علی فرعہ تو فرع پر اصل کی شرافت و بزرگی میں شک نہیں کیا جا سکتا۔ پھر فرماتے ہیں تمام ذواتِ موجودہ حقیقت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے متولد ہیں۔ فَاِنَّہٗ لَهَا هُوَ الْاَبُ الْاَوَّلُ کیونکہ ان سب موجودات کے حضور ہی ابِ اول (سب سے پہلے باپ) ہیں۔ نیز فرماتے ہیں تمام وجود حضور کے وجود مقدس کے ساتھ متحقق ہیں یعنی وجودِ مسعود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام وجودوں کی علت اور سبب ہے پھر فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

كُلِّيَّةٌ مُرَادُ الْحَقِّ وَغَايَةٌ مِّنَ الْوُجُوْدِ فَإِنَّهُ تَعَالٰى مَا خَلَقَ الْكَوْنَ إِلَّا لِأَجْلِهِ صلی اللہ علیہ وسلم پھر فرماتے ہیں جَمِيْعُ الْوُجُوْدِ بِوُجُوْدِهٖ۔ پھر فرماتے ہیں۔ لِكَوْنِهٖ مُرَادُ الْحَقِّ لِذَاتِهٖ وَالْأَكْوَانُ كُلُّهَا مُرَادَةٌ لِأَجْلِهٖ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ سب کا حاصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا مقصود اول اور مرادِ ذاتی حضور ہی ہیں۔ اور باقی جمیع ماسوائے حق تعالیٰ کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سبب ہیں۔ اعلیحضرت فرماتے ہیں:۔

سبب ہر سبب منتہائے طلب	علتِ جملہ علت پہ لاکھوں سلام
مقصود ذاتِ اوست دگر جملگی طفیل	منظور نورِ اوست دگر جملگی ظلام

پھر عارف تجانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں هُوَ الْكَنْزُ الْأَعْظَمُ الخ یعنی حضور ہی کنز اعظم ہیں رب تعالیٰ کے کہ انہی سے تمام مطالب حاصل کئے جاتے ہیں۔ تمام نعمتیں دنیاوی و دینی و اخروی انہیں سے ملتی ہیں۔ علوم و انوار ملتے ہیں معارف و اسرار ملتے ہیں اعمال ملتے ہیں احوال ملتے ہیں مشاہدات اور توحید بھی انہی سے ملتی ہے۔ یقین و ایمان بھی انہیں سے ملتے ہیں۔ بارگاہِ خداوندی کے آداب بھی انہیں سے ملتے ہیں۔ اِذْ هُوَ الْمُنِيْفُ بِفَيْضِهَا عَلٰى جَمِيْعِ الْوُجُوْدِ جُمْلَةً وَّتَفْصِيْلًا فَرْدًا فَرْدًا مِّنْ غَيْرِ شُذُوْذٍ۔ کیونکہ وہی یہ سب فیض عطا فرمانے والے ہیں۔ سب وجودوں کیلئے اکٹھا اور ایک ایک کو جدا جدا پھر فرماتے ہیں۔

فَكَانَ مُحَمَّدٌ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ مَجْمَعُ الْكُلِّ وَبُرْهَانُ الصِّفَاتِ وَالْمَبْدَءُ الْأَعْلٰى پس ہوئے حضور سب کے جامع اور تمام صفاتِ الٰہیہ کے دلیل اور مبدأ اعلیٰ نیز فرماتے ہیں۔ حقیقت محمدیہ جو محض نور الٰہی ہے کہ اسکے ادراک اور سمجھنے سے تمام ادراکات اور سب کی عقلیں عاجز ہو چکی ہیں۔ پھر ارشاد فرماتے ہیں کہ حقیقت احمدیہ غَيْبٌ مِّنْ أَعْظَمِ الْغُيُوْبِ فَلَمْ يَطَّلِعْ أَحَدٌ عَلٰى مَا فِيْهَا سب سے بڑے غیبوں سے ہے تو کوئی بھی مطلع نہیں ہوا ان چیزوں پر جو اس حقیقت میں ہیں علوم و اسرار الٰہیہ سے۔ پھر فرماتے ہیں جس کا حاصل یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ظاہری حقیقت ہے اور ایک باطنی۔ ظاہری حقیقت کا نام ہے حقیقت محمدیہ اور باطنی حقیقت کا نام ہے حقیقت احمدیہ۔ تو جو کچھ کسی نے علوم و معارف فیوضات و تجلیات، ترقیات احوال و مقامات اور اخلاق سے پایا ہے وہ سب کچھ حقیقت محمدیہ کا فیض ہے۔ بہرحال حقیقت احمدیہ فَمَا نَالَ مِنْهُ أَحَدٌ شَيْئًا تو اس سے کسی نے بھی کچھ نہیں پایا بلکہ ایک جگہ فرمایا أَمَّا حَقِيْقَتُهُ الْأَحْمَدِيَّةُ فَلَا مَطْمَعَ لِأَحَدٍ بِنَيْلِ مَا فِيْهَا یعنی حضور کی حقیقت احمدیہ ہیں سے تو کسی کو کچھ پانے کا طمع ہی نہیں ہے صلی اللہ علیہ وسلم انتہی ما قال التجانی علیہ الرحمۃ۔

اور سنئے امام محقق صوفی اکبر شیخ عبد الکریم جیلی شافعی علیہ الرحمۃ اللہ تعالیٰ کے فرمان وَوَسِعَتْ رَحْمَتِيْ كُلَّ شَيْءٍ کے ماتحت فرماتے ہیں یعنی أَنَّ مُحَمَّدًا صلی اللہ علیہ وسلم هُوَ الْوَاسِعُ لِكُلِّ مَا يُطْلَقُ عَلَيْهِ اسْمُ الشَّيْئِيَّةِ مِنَ الْأُمُوْرِ الْحَقِّيَّةِ وَالْأُمُوْرِ الْخَلْقِيَّةِ الخ یعنی بیشک حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں جو ہر ایک شیٔ کو اور

ان امور کو جو خداوند کریم کی ذات و صفات سے متعلق ہیں اور ان کو جو مخلوقات سے تعلق رکھتے ہیں سب کو احاطہ کئے ہوئے اور شامل ہیں۔ پھر فرماتے ہیں فَھُوَ صلی اللہ علیہ وسلم سَارٍ فِی جَمِیْعِ الْمَوْجُوْدَاتِ سَرَیَانَ الْحَیٰوۃِ فِی کُلِّ حَیٍّ فَھُوَ حَیَاتُ الْعَالَمِ وَھُوَ الرَّحْمَۃُ الْعُظْمٰی الَّتِی عَمَّتِ الْمَوْجُوْدَاتِ وَلِذٰلِکَ قَالَ اللہُ تَعَالٰی فِی حَقِّہٖ صلی اللہ علیہ وسلم وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ ۔ یعنی دلائل و شواہد بیان کرنے کے بعد نتیجہ کے طور پر یا دعاوی بیان کرنے کے بعد دلیل کے طور پر فرمایا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام موجودات میں اس طرح سرایت کئے ہوئے ہیں جیسے زندہ میں زندگی اس لئے کہ آپ ہی صلی اللہ علیہ وسلم تمام جہان کی جان ہیں اور آپ ہی صلی اللہ علیہ وسلم وہ رحمت عظمیٰ ہیں جو تمام موجودات کو عام ہے اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے حضور کے حق میں فرمایا اور نہیں ارسال کیا ہم نے آپ کو اے حبیب مگر تمام جہانوں کیلئے رحمت صلی اللہ علیہ وسلم۔ سلطان العارفین شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں وَاِنَّمَا قُلْنَا مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَی التَّعَیُّنِ اِنَّہٗ ھُوَ الرُّوْحُ الَّذِیْ ھُوَ النَّفْسُ النَّاطِقَۃُ فِی الْعَالَمِ الخ یعنی ہم نے تعین کیساتھ یہی کہا ہے کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بلاشک آپ ہی وہ روح ہیں جو کہ وہی تمام عالم میں نفس ناطقہ ہے۔ نیز ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے شاہ مصر سے فرمایا اِجْعَلْنِیْ عَلٰی خَزَآئِنِ الْاَرْضِ یعنی مجھے اس زمین کے تمام خزانوں پر حاکم بنا دے اور اس پر اپنے استحقاق اور اپنی اہلیت کی دلیل یہ دی کہ فرمایا اِنِّیْ حَفِیْظٌ عَلِیْمٌ۔ ہمارے حضور فرماتے ہیں مجھے زمین کے تمام خزانوں کی چابیاں دے دی گئیں درانحالیکہ میں نائم تھا اس سے ہم نے معلوم کرلیا کہ حضور حَفِیْظٌ عَلِیْمٌ ہیں۔ تو جس طرح شاہ مصر نے حضرت یوسف علیہ السلام کو مختار بنا دیا تھا کہ جسے چاہیں جتنا چاہیں اور جب چاہیں دیں۔ بلاتمثیل یوں ہی حضرت حق جل جلالہ نے اپنے خلیفہ برحق صلی اللہ علیہ وسلم کو مختار عام بنا دیا۔ جب چاہیں جتنا چاہیں جو چاہیں جہاں سے چاہیں دیں یا نہ دیں آپ کا حکم ساری ہے اور آپکی حکومت جاری ہے فَکُلُّ مَا ظَھَرَ مِنْ رِزْقٍ فِی الْعَالَمِ فَاِنَّہٗ الْاِسْمُ الْاِلٰھِیُّ لَا یُعْطِیْہِ اِلَّا عَنْ اَمْرِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم الَّذِیْ بِیَدِہٖ الْمَفَاتِیْحُ یعنی پس جو کچھ ذرہ بھر رزق بھی جہان میں کسی کو ملتا ہے اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہی نہیں جب تک حضور کا امر نہ ہو جن کے ہاتھ تمام کنجیاں ہیں۔ فقیر غفرلہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا تعطل یا مجبوری وغیرہ قطعاً لازم نہیں آتی یہ تو اس کا فضل محض اور اظہار فضل و شرف و شان محبوبیت مصطفےٰ ہے صلی اللہ علیہ وسلم تو جس طرح ظاہر میں سلاطین عالم کو ظاہری تسلط و اختیار اور حکومتیں عطا فرما دیتا ہے۔ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ یعنی تو ملک دیتا ہے جس کو چاہتا ہے۔ اس کے باوجود وہی مَالِکُ الْمُلْکِ ہے۔ ایسے ظاہر و باطن میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس نے اپنا خلیفہ اپنا مختار اعظم اور تمام موجودات کا شہنشاہ اور آمر بنا دیا اور اس کے باوجود مالک و حاکم وہ خود ہی ہے حق تعالیٰ کے حق میں نہ ذی

مثالیں درست نہیں آتیں یہاں تو ایک کو ایک کسی چیز کا مالک دیتا ہے تو پہلے وہ چیز اس کے ملک سے نکلتی تب دوسرے کے ملک میں داخل ہوتی ہے۔ مگر حق تعالیٰ مالک رہتا ہوا دوسروں کو مالک بنا دیتا ہے۔ یہ ایک اہم نقطہ ہے جس کو ہمیشہ یاد رکھنا بلکہ اس کا اعتقاد رکھنا ہر مسلمان کا فرضِ عین ہے۔ والحمد للہ رب العلمین۔ اور یہی مراد ہے تمام عبارات و اقوال عارفین کاملین علیہم الرحمۃ کی اسی معنی کی بنا پر حضرت شیخ اکبر علیہ الرحمۃ نے نہایت عجیب ایمان افروز شعر ارشاد فرمایا ہے

اذا رام امرا لا یکون خلافہ ۞ ولیس لذالک الامر فی الکون صارف

یعنی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کسی کام کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کا خلاف نہیں ہوتا ہے اور اس امر کے لئے تمام جہان میں کوئی بھی بدلنے والا نہیں۔ ہاں ہاں تو میں بیان کر رہا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت و ماہیت تمام حقائق سے اعلیٰ و ممتاز ہے تو بفضلہ و کرمہ تعالیٰ یہ مدعیٰ امس و شمس سے بڑھ کر ثابت ہو گیا اور اب شبہات و اوہام کی اس حقیقت مبینہ کے سامنے ذرہ بھر وقعت نہیں کہ ضرورت جواب محسوس ہو۔ حقیقت محبوب علیہ السلام کو حقیقۃً جاننے والا تو ان کا بنانے والا ان کا نوازنے والا ان کا رب تعالیٰ ہے۔ حقیقت کے پہچاننے میں دوسرے کے واسطے حصہ ہی نہیں رکھا۔ جیسے کہ پہلے واضح ہو چکا ہے بلا تشبیہ محب نہیں چاہتا کہ جو ادا محبوب کی اسکے ساتھ ہے وہ کسی دوسرے کے ساتھ ہو اللہ تعالیٰ تمام جہان سے زیادہ غیرت والا ہے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے۔ اِنَّ سَعْدًا لَغَیُوْرٌ وَاَنَا اَغْیَرُ مِنْہُ وَاللّٰہُ اَغْیَرُ مِنِّیْ بیشک سعد بڑا غیرت والا ہے اور میں اس سے زیادہ غیرت والا ہوں۔ اور اللہ مجھ سے زیادہ غیرت والا ہے تو وہ کیوں کر پسند فرمائیگا کہ دوسرا میرے محبوب کی اس خاص ادا پر مطلع ہو جو میرے ساتھ ہے ہم تو سوئے ہوئے ہیں خواب کی زیارت پر ہی اکتفا کئے ہوئے ہیں حقیقت کیسے جانیں۔ علامہ محمد بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے کیا ہی خوب فرمایا ہے

وَکَیْفَ یُدْرِکُ فِی الدُّنْیَا حَقِیْقَتَہٗ ۞ قَوْمٌ نِیَامٌ تَسَلَّوْا عَنْہُ بِالْحُلُمِ

یعنی ایسے لوگ جو سوتے ہیں اور خواب کی زیارت پر ہی تسلی کئے ہوئے اور دل بہلائے ہوئے ہیں۔ وہ کس طرح ان کی حقیقت کو دریافت کر سکتے ہیں۔

انصاف یہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین بھی حقیقتِ اقدس کے لحاظ سے اسی کے مصداق ہیں۔ دنیا خواب ہے اور دنیا کی بیداری بھی نیند ہی ہے۔ حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں۔ اَلنَّاسُ نِیَامٌ

فَاِذَا مَاتُوْا انْتَبَهُوْا یعنی لوگ سوئے پڑے ہیں جب مریں گے جاگیں گے۔ دنیا کی نیند اور بیداری میں صرف اتنا فرق ہے کہ جب آنکھ بند ہوئی تو جو کچھ دنیا کا تھا کچھ نہ رہا اور جب کھلی تو جو کچھ خواب میں تھا کچھ نہ رہا۔ وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ۔ ہاں ہاں خواب میں جمالِ اقدس کی زیارت ضرور حق ہے فرمایا مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَ الْحَقَّ یعنی جس نے مجھے دیکھا اس نے برحق مجھے ہی دیکھا مگر یہ دیکھنا اپنی اپنی ہمت اور اپنے اپنے رتبے کے مطابق نصیب ہوتا ہے ؎

عشق را باہر دلے نسبت بقدرِ جوہر است
قطرہ برگل شبنم و در قعرِ دریا گوہر است

اور وہ بھی ظاہری صورت مقدسہ کا ورنہ انکی صورت حقیقیہ پر تو غیرت الٰہیہ کے ستر ہزار پردے ڈالے گئے ہیں کہ ان میں سے اگر ایک پردہ اٹھا دیا جائے تو آفتاب جل کر خاک ہو جائے بلکہ سیدی عبدالعزیز دباغ فرماتے ہیں کہ اگر حضور کا مجموعِ نور عرش پر رکھ دیا جائے تو گھل جائے۔ تو معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی کما حقہٗ زیارت نہیں کر سکے۔ حضرت اویس سید التابعین قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مَا رَاٰی اَصْحَابُ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ نَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم اِلَّا ظِلَّہٗ قِیْلَ وَلَا ابْنُ اَبِیْ قُحَافَۃَ قَالَ وَلَا ابْنُ اَبِیْ قُحَافَۃَ یعنی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا صرف ظِلّ (سایہ) ہی دیکھا تھا۔ کہا گیا کہ ابن ابی قحافہ (ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے بھی اور کچھ نہ دیکھا تھا فرمایا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی سایہ ہی دیکھا تھا۔ اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا ہی خوب فرمایا ہے ؎

تو ہے سایہ نور کا ہر عضو ٹکڑا نور کا
سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا

عجیبہ اَلْ اور لِ یعنی اضافت عہد کیلئے ہو یا جنس یا استغراق کیلئے ان کے مدخول و متعلق کیلئے تماثل و تجانس اور کثرت کا ہونا واجب و لازم ہوتا ہے۔ جنس و استغراق میں تو یہ بداہتہً ثابت ہے اور عہد میں بھی واضح ہے۔ مثلاً غُلَامُ زَیْدٍ بقصد عہد اس وقت صحیح ہوگا۔ جب زید کے غلام متعدد ہونگے ورنہ لغو ہوگا۔ اور ایسے ہی جَاءَنِیْ الزَّیْدُ بھی اس وقت درست ہوگا جب متعدد زید ہوں گے اور ان کا آنا بھی متصور ہو لیکن ہمارے آقا و مولیٰ **محمد** مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ جب کسی کو ذات میں نہ صفات میں مشارکت ہے نہ مساوات تو نہ ال کا آنا درست رہا نہ اضافت کا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ اپنی ذات و صفات میں وحدہٗ لاشریک ہے اور باقی سب اس کے جلوے ہیں اسی طرح حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی اپنی ذات و صفات میں واحد اور بے شریک ہیں کہ وحدت حقیقیہ کے مظہر اکمل و اتم ہیں باقی سب ان کے مظہر اور ان سے مستفیض ہیں اور ان کی طرف سے مفیض ہیں۔ اولیائے کاملین، ملائکہ مقربین بلکہ انبیاء و مرسلین سبھی انکے مظاہر ہیں بوصیری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

سه مُنَزَّہٌ عَنْ شَرِیْکٍ فِیْ مَحَاسِنِہٖ — فَجَوْهَرُ الْحُسْنِ فِیْہِ غَیْرُ مُنْقَسِمٖ

یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی خوبیوں میں شریک سے پاک ہیں کہ ان کے حسن کا جوہر فرد، قابلِ انقسام نہیں، تو یہاں نہ جنسیت مقصود نہ استغراق اور عہد تو فرع معرفت بھی ہے۔ حالانکہ ان کو ذاتاً و حقیقۃً کوئی پہچان نہیں سکتا تو ان یا اضافت اسم پاک میں کہ علم ذات ہے کیونکر آ سکتے ہیں۔

احمد انجیل میں اور آسمانوں میں یہ اسم عظیم بہت مشہور ہے۔ اسکا معنی ہے احمد الحامدین یعنی تمام حمد کرنے والوں سے زیادہ اپنے رب کی حمد کرنے والے۔ مضاف الیہ حذف کیا گیا۔ بقصد تعمیم و تعظیم جیسے اللہ اکبر یعنی اکبر من کل شیئ اور حضور پرنور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح دوسرے تمام خصائل و اوصاف میں سب سے برتر و اعلیٰ ہیں۔ اسی طرح اپنے رب تعالیٰ کی حمد کرنے میں بھی سب سے افضل مقام رکھتے ہیں۔ چنانچہ حضرت ام المؤمنین صدیقہ بنت الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتی ہیں کہ سرکارِ دوالانوار صلی اللہ علیہ وسلم اپنے تمام اوقات میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرتے تھے۔ قیامت کے دن مقام محمود میں آنحضور سراپا نور صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ اپنے ایسے محامد منکشف فرمائے گا جو اس سے پہلے کسی پر منکشف نہ ہوئے ہونگے تو ان تعریفوں کیساتھ آپ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرینگے۔ ایسے ہی آپکے لیے لواء الحمد قیامت کے دن نصب کیا جائیگا۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے حامد ہیں۔ یعنی اللہ کے فرمان عالیشان اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ کے جواب میں سب سے اول جس ذات والاصفات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بَلٰی عرض کیا تھا وہ آپ حضور ہی تھے صلی اللہ علیہ وسلم نیز حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا نام حمادون ہے

لطیفہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ دونوں اسم محمد و احمد ذاتی اسم ہیں ان کے مکتوبی حرف چار چار ہیں اور اسم جلالت (اللہ) کے بھی چار حروف ہیں۔ اسم محمد اور احمد پر کوئی نقطہ نہیں اور اسم ذات (اللہ) پر کوئی نقطہ نہیں۔ محمد کے ملفوظی حرف پانچ ہیں اور اسم ذات (اسم اللہ) کے ملفوظی حرف چھ ہیں اور جسطرح چھ کے نیچے سب سے اوپر درجہ پانچ کا ہے ایسے ہی رب العلمین کے بعد سب سے اوپر رحمۃ للعالمین کا مرتبہ ہے صلی اللہ علیہ وسلم۔ سه بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر۔

لفظ اللہ بولو دونوں لب جدا جدا ہو کر جدا ہی رہ جائیں گے۔ نامِ محمد بولو تو فوراً مل جائیں گے گویا نرا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ پڑھنے سے قرب و وصول حاصل نہ ہوگا جب تک کہ محمد رسول اللہ نہ ملایا جائے گا۔ کیونکہ خلق کو خالق سے ملانا حضور ہی کا کام ہے پھر نام محمد بولنے سے لب دو بار ملتے ہیں گویا پہلی بار جب دونوں لب مل کر جدا ہوتے ہیں تو لذت وصال اور ذوق شربت

اتصال میں اسقدر چور ہو چکے ہوتے ہیں کہ دوبارہ ملنے کیلئے مجبور ہو جاتے ہیں اور عالم بیخودی میں اس قدر زور اور شدت کیساتھ متصل ہوتے ہیں کہ اگر دال دلیل بنکر دخل نہ دے تو تا قیامت بند ہی رہیں اور کبھی نہ کھلیں ۔

ہے شکری سے میٹھا کلامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم — کتنے میٹھے ہیں یہ کیسے نام نبیؐ سے

سُبْحَانَ اللّٰہِ کیسی عجیب مناسبت اور موافقت ہے محبوب و محب کے ناموں میں۔

اللہ رب العالمین جل و علا نے اپنے محبوب کی تشریف و تبجیل و تعظیم کیلئے اپنے ناموں سے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے نام مشتق فرمائے - ان کی تعداد میں مختلف اقوال ہیں - بعض نے ایک کی طرف اشارہ کیا ہے بعض نے دو بتائے ہیں - قاضی عیاض علیہ الرحمۃ نے تیس کے قریب ذکر کیے ہیں - بعض ننانوے اسمائے حسنیٰ سے ننانوے اسماء ہی بتلائے ہیں - بعض نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ایک ہزار اسماء ہیں اور ان سب سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کیلئے اسمائے مشتقہ ہیں - بہرحال بیان عدد سے کمی کا احتمال تو ضرور مرتفع ہو جاتا ہے مگر وہ زیادتی کیلئے ہرگز مانع نہیں ہو سکتا - بہرحال اسمائے نبویہ کا اسمائے الٰہیہ سے اشتقاق کوئی نیا تصور نہیں بلکہ مسجد نبوی میں خود سرکار والا تبار صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے منبر شریف پر حضرت حسان (حضور کے نعت خواں) رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ تخیل پیش کیا جس کو سرکار نے سراہا اور برقرار رکھا بلکہ جبریل امین کی مدد سے یہ تخیل سامنے ہوا جو دراصل لب جان بخش سے نکلی ہوئی دعا اَللّٰھُمَّ اَیِّدْہُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ (اے اللہ حسان کو جبریل کیساتھ مدد دے) کا شیریں ثمرہ اور رضائے مصطفیٰ کے عین مطابق تھا جس حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسان نے عرض کیا ۔

وَشَقَّ لَہٗ مِنِ اسْمِہٖ لِیُجِلَّہٗ ۔ فَذُو الْعَرْشِ مَحْمُوْدٌ وَّ ھٰذَا مُحَمَّدٌ

اب ہم ان میں سے بعض کا بیان کرتے ہیں - وَمَا تَوْفِیْقِیْٓ اِلَّا بِاللّٰہِ تعالیٰ - تو اللہ تعالیٰ کے اسماء سے ہے حمید اس کا معنی ہے حامد یعنی حمد کرنے والا اور محمود یعنی حمد کیا گیا ...... اور حضور کا نام ہے احمد یعنی بمبالغہ حمد کرنے والا - اور محمد یعنی بمبالغہ حمد کیا گیا جس طرح آپ پہلے سن چکے ہیں - نیز اللہ تعالیٰ کا نام ہے (الرؤف الرحیم) اور اس نے اپنی کتاب قرآن مجید میں اپنے حبیب لبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق میں فرمایا بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ نام خداوند تعالیٰ ہے (اَلْحَقُّ الْمُبِیْنُ) اور قرآن کریم میں فرمایا حَتّٰی جَآءَھُمُ الْحَقُّ وَرَسُوْلٌ مُّبِیْنٌ - نیز فرمایا اِنِّیْٓ اَنَا النَّذِیْرُ الْمُبِیْنُ - نیز فرمایا قَدْ جَآءَکُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّکُمْ - نیز فرمایا فَقَدْ کَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَھُمْ - راجح یہی تفسیر ہے کہ مراد حضور ہیں صلی اللہ علیہ وسلم - نام حق تعالیٰ ہے (نور) اور حضور کے حق میں بھی فرمایا" قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ - اسم حق جل جلالہ ہے (اَلشَّھِیْدُ) اسکے دو معنے ہیں عالم اور شاہد حضور کیلئے

فرمایا اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاهِدًا نیز فرمایا وَیَکُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْکُمْ شَهِیْدًا ۔ اسم حق تعالیٰ ہے (اکریم) و (اَکْرَم) حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کیلئے فرمایا اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ کَرِیْمٍ ۔ حدیث شریف میں ہے اَنَا اَکْرَمُ وُلْدِ آدَمَ ۔ اسم حق تعالیٰ ہے (اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ) محبوب اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کیلئے فرمایا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ۔ حدیث پاک میں فرمایا اِنَّمَا اَنَا رَحْمَةٌ مُّهْدَاةٌ ۔ اللہ تعالیٰ اَحْکَمُ الْحَاکِمِیْنَ ہے ۔ اور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں فرمایا فَلَا وَرَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ یعنی اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم تیرے رب کی قسم یہ لوگ ایماندار بن ہی نہیں سکتے جب تک اپنے اختلافات میں اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپکو حکم (فیصل) نہ بنالیں ۔ آپکے کئے ہوئے فیصلے پر اپنے دلوں میں ذرہ بھر تنگی نہ پائیں اور اس فیصلے کو خوب مان بھی لیں ۔ اسم حق تعالیٰ کا ہے (عَظِیْم) جلیل الشان اور حضور پرنور صلی اللہ کے خلق کو عظیم فرمایا اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ اور خلق اسی کا عظیم ہو سکتا ہے ، جسکو حق تعالیٰ نے عظیم بنایا ہو ۔ حق تعالیٰ کا اسم ہے (اَلْجَبَّار) زبور میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ کو خطاب فرمایا تَقَلَّدْ اَیُّهَا الْجَبَّارُ سَیْفَکَ الخ یعنی اے جبار اپنی تلوار حمائل کر لو کہ آپکی شریعت اور آپ پر اترنے والی وحی تیرے دائیں ہاتھ کی ہیبت سے مقرون ہے ۔ یہاں جبار کا معنی ہادی ، مصلح معلم اور دشمنانِ دین وایمان پر قہر کرنے والے اور یہ جو قرآن کریم میں آیا ہے وَمَا اَنْتَ عَلَیْهِمْ بِجَبَّارٍ اس کا معنی یہ ہے کہ آپ متکبر نہیں یعنی یہاں خصلتِ نازیبا کی نفی ہے اور زبور میں آپکے رعب اور شان وشوکت اور عظمت کا بیان ہے ۔ اسم حق تعالیٰ ہے (الخبیر) یعنی حقیقت اشیاء پر اطلاع رکھنے والا ۔ حضور کے حق میں فرمایا فَاسْئَلْ بِهٖ خَبِیْرًا ۔ ایک تفسیر یہ ہے کہ اس خبیر سے مراد حضور ہیں صلی اللہ علیہ وسلم ۔ اسم حق جل شانہ ہے (اَلْفَتَّاح) یعنی حاکم اور اپنے بندوں پر رزق رحمت کے دروازے کھولنے والا اور اپنی معرفت کیلئے دلوں اور آنکھوں کو کھولنے والا ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں حدیث طویل معراج میں ہے کہ فرمایا جَعَلْتُکَ فَاتِحًا وَّخَاتِمًا یعنی اے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم میں نے آپکو فاتح اور خاتم بنایا ہے ۔ اسم حق تعالیٰ ہے اَلشَّکُوْر ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَفَلَا اَکُوْنُ عَبْدًا شَکُوْرًا ۔ اسم حق تعالیٰ ہے اَلْعَلِیْم اَلْعَلَّام ، عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ ۔ اور ان سے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح موصوف فرمایا کہ ارشاد ہوتا ہے وَعَلَّمَکَ مَا لَمْ تَکُنْ تَعْلَمُ وَکَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْکَ عَظِیْمًا نیز فرمایا وَیُعَلِّمُکُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ وَیُعَلِّمُکُمْ مَّا لَمْ تَکُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ۔ اسم حق تعالیٰ ہے اَلْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ ۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کُنْتُ اَوَّلَ الْاَنْبِیَاءِ فِی الْخَلْقِ وَاٰخِرَهُمْ فِی الْبَعْثِ نیز فرمایا نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ

اسم حق تعالیٰ سے ہے اَلظَّاهِرُ، اَلْبَاطِنُ۔ جبریلِ امین دربارِ سرکارِ ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر آئے اور اس طرح سلام عرض کیا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَوَّلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اٰخِرُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ ظَاهِرُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَاطِنُ۔ تب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اے جبریل یہ خالق تعالیٰ کی صفات ہیں۔ میری مثل مخلوق کے حق میں کس طرح مناسب ہیں وہ عرض کرنے لگے بلاشک اللہ تعالیٰ نے ہی مجھے آپ پر اس طرح سلام عرض کرنے کا حکم فرمایا ہے اور اے حبیب اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ آپکو مخصوص فرمالیا ہے دوسرے انبیاء کرام کے سوا اور اپنے نام سے آپکا نام اور آپکی صفت سے آپکی صفت بنائی اور آپکا نام اول رکھا کہ آپ سب انبیاء سے پہلے پیدا ہوئے آپکا نام آخر رکھا کہ آپ سب انبیاء کیلئے خاتم ہیں۔ اور آپکا نام باطن رکھا کہ آپکا نام اللہ تعالیٰ نے اپنے نام کے ساتھ عرش کے پائے پر نور سرخ سے ہزار سال آدم علیہ السلام سے پہلے لکھا کہ جس کی نہ غایت ہے نہ نہایت اور مجھے آپ پر صلوٰۃ وسلام کیلئے حکم فرمایا تو میں نے ہزار سال آپ پر صلوٰۃ وسلام عرض کیا یہاں تک کہ مبعوث ہوئے بشیر ونذیر اور داعی الی اللہ اور سراج منیر بن کر۔ آپکا نام ظاہر رکھا کہ آپ کو آپ کے زمانہ میں ظاہر فرمایا اور آپکے دین کو سب دینوں پر غالب اور ظاہر فرمایا اور تمام اہل سموات اور اہل زمین پر فضیلت عطا فرمائی تو ان میں سے ہر ایک آپ پر صلوٰۃ وسلام عرض کرتا ہے صلی اللہ علیہ وسلم۔ پس حضور آپکا رب محمود ہے اور آپ محمد ہیں۔ وہ اول آخر، ظاہر وباطن ہے تو آپ بھی اول وآخر وظاہر وباطن ہیں اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ فَضَّلَنِيْ عَلٰى جَمِيْعِ النَّبِيِّيْنَ فِي اِسْمِيْ وَصِفَتِيْ یعنی تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے مجھ کو اسماء وصفات میں تمام انبیاء پر فضیلت عطا فرمائی ہے۔ یہاں تک حدیثِ جبریل تھی۔ اسمائے حق تعالیٰ سے ہے۔ اَلْقَوِيُّ و ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ۔ اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں ارشاد فرمایا ذِيْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِيْنٍ۔ اسمائے حق تعالیٰ سے ہے (اَلصَّادِقُ وَالْمُصَدِّقُ) احادیث شریف میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے بھی اَلصَّادِقُ وَالْمُصَدَّقُ آیا ہے۔ اسمائے حق تعالیٰ سے ہے (اَلْوَلِيُّ) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کیلئے فرمایا اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ حدیث شریف ارشاد فرمایا اَنَا وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ۔ اسمائے حق تعالیٰ سے ہے (اَلْعَفُوُّ) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرمایا خُذِ الْعَفْوَ تورات وانجیل میں آپ کی توصیف میں آیا ہے۔ لَيْسَ بِفَظٍّ وَّلَا غَلِيْظٍ وَّلٰكِنْ يَّعْفُوْ وَيَصْفَحُ۔ اسمائے حق تعالیٰ سے ہے (اَلْهَادِيْ) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کیلئے فرمایا اِنَّكَ لَتَهْدِيْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ نیز فرمایا

طٰہٰ کی ایک تفسیر یہ ہے یَا طَاہِرُ یَا ہَادِیْ اور اِنَّكَ لَا تَہْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ میں تخلیق ہدایت کی نفی ہے نہ دلالت اِلَی اللّٰہ کی کہ فرمایا دَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ یعنی حضور کو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف بلانے والا بنا کر بھیجا۔ اسمائے حق تعالیٰ سے ہے اَلْمُؤْمِنُ الْمُھَیْمِنُ اور حضور کے لئے فرمایا مُطَاعٍ ثَمَّ اَمِیْنٍ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے شعر میں حضور کا نام مُھَیْمِنُ رکھا اور اللہ تعالیٰ نے حضور کے حق میں فرمایا یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَیُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ نیز خود فرمایا اَنَا اَمَنَۃٌ لِاَصْحَابِیْ۔ اسمائے حق تعالیٰ سے ہے۔۔۔ اَلْقُدُّوْسُ۔ پہلی آسمانی کتابوں میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام اَلْمُقَدَّسُ آیا ہے۔ اسمائے حق تعالیٰ سے ہے اَلْعَزِیْزُ قرآن کریم میں ہے وَلِلّٰہِ الْعِزَّۃُ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یعنی اللہ تعالیٰ کیلئے عزت ہے اور اس کے رسول کیلئے اور تمام مومنین کیلئے۔ اور عزت والا عزیز ہی ہوتا ہے۔ اسمائے حق تعالیٰ سے ہے (طٰہٰ، یٰسٓ) جیسا کہ بعض مفسرین کا خیال ہے اور دوسرے بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ یہ حضور پاک صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسماء سے ہیں۔ اسمائے حق تعالیٰ سے ہیں (اَلسَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ) بعض مفسرین کے نزدیک سورہ اسراء کی پہلی آیت میں (اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ) کی ضمیریں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف عائد ہیں اور سمیع و بصیر سے یہاں مراد حضور ہی ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ اور مخلوقات میں کامل و اکمل اور سب پر فائق سماعت و بصارت انہیں کو ہی حاصل ہے اعلیٰحضرت فرماتے ہیں:-

شعر

معنئ قَدْ رَاٰیٰ مقصدِ مَا طَغٰی ؎ نرگسِ باغِ قدرت پہ لاکھوں سلام

کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی ؎ آنکھوں والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام

نقطہ جتنے اسماء و صفات ذکر ہوئے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے حق میں ازلی، ذاتی اور قدیمی ہیں اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق میں حادث اور عطائی ہیں۔ مماثلت کسی جہت میں نہیں کہ شرک یا کفر لازم آئے صرف لفظی تجانس ہے اور اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے بے غائت اختصاص بتانے کیلئے اپنی صفات اپنے محبوب کیلئے ذکر فرما دیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کا مظہر اظہر و اتم و اکمل ہیں۔ جس طرح کہ حضور پاک کے نام پاک کی جگہ اپنا نام پاک ذکر فرما کر ارشاد فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کی ذاتِ پاک کے بھی مظہر ہیں۔ ارشاد فرمایا یُخَادِعُوْنَ اللّٰہَ یعنی اللہ کو دھوکا دینا چاہتے ہیں اور مراد یہ ہے کہ حضور کو دھوکا دینا چاہتے ہیں اور اسی مظہریت و خصوصیت و محبوبیتِ حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اظہار کے لئے ہی فرمایا وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی

اور یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ ۔ (رسالہ ہٰذا کا ماخذ مواہب لدنیہ معہ شرح زرقانی ۔ جواہر البحار نبہانی ۔ مطالع المسرات ۔ شفاء عیاض ۔ نسیم الریاض وغیرہما)

سے دستِ احمد عین دستِ ذوالجلال ● آمد اندر بیعت و اندر قتال

لَا یُمْکِنُ الثَّنَاءُ کَمَا کَانَ حَقُّہٗ ● بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اعلان!

موضع کریوالہ ضلع منٹگمری میں مورخہ ۲۵ ربیع الاول شریف مطابق ۲۹ ستمبر مطابق ۱۳ اسوج بروز منگلوار عرس مبارک حضرت تاج الاولیاء خواجہ حافظ فیض بخش رحمۃ اللہ حسبِ سابق بڑی شان و شوکت سے منعقد ہو رہا ہے جس میں حضرت قبلہ فقیہِ اعظم بمعہ دیگر علماء شمولیت فرمائیں گے۔

نوٹ:۔ تمام اراکینِ انجمن ہٰذا و قارئینِ رسالہ سے پرزور التماس ہے کہ رسائل انجمن کو پڑھکر ادب کیساتھ اونچی جگہ محفوظ رکھا کریں، اور "گاہ گاہ باز خواں آں قصہ پارینہ را" پر بھی عمل کرتے رہا کریں ۔ میں نے دیکھا ہے کہ بعض قارئین ایسی جگہ رکھدیتے ہیں جہاں ان کا رکھنا یقیناً جائز نہیں ہوتا، یاد رکھئے کہ ان میں اللہ اور اس کے حبیب کی باتیں ہوتی ہیں جل جلالہٗ و صلی اللہ علیہ وسلم

نوٹ: مضامین نگار حضرات کم از کم اپنی قسمیں تو توڑ دیں ۔ وما توفیقی الا باللہ تعالیٰ ھو حسبی و نعم الوکیل وصلی اللہ علی حبیبہٖ و بارک وسلم ؎

صدا دفتر انجمن حزب الرحمٰن

شعبہ تبلیغ دار العلوم حنفیہ فریدیہ

اصبیر پور ضلع منٹگمری

منتظمان دار العلوم حنفیہ فریدیہ اصبیر پور شریف

کتبہ شاہ محمد قصوری

(پنجاب پریس وطن بلڈنگ لاہور)